www.KitaboSunnat.com

سال یا آٹھ سال پہلے ہوا تھا۔" (ایضاً ص ۵۶)

اختلافِ ماہ وسنین کی وجوہات:

۱۔ اہلِ عرب میں اکثر ایسے تھے جو کسی کی عمر یا زمانہ کا حساب لگاتے وقت دہائیوں کے اوپر کے سال چھوڑ دیتے تھے۔ چنانچہ بعض صحابہؓ، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ساٹھ سال بتلاتے تھے۔ پچاس سال مکی زندگی کے اور دس سال مدنی زندگی کے۔

۲۔ ہجری سن کی تدوین دورِ فاروقی میں ۱۷ھ میں ہوئی۔ اس سے پہلے کے دور میں نہ ہجرت کے زمانہ کی صحیح تعیین کی جا سکتی تھی نہ اسراء یا معراج کے واقعات کے اوقات کی۔ اندریں صورتِ حال راویوں کے بیانات میں اختلافات واقع ہونا ایک فطری امر تھا۔

۳۔ صحابہ کرامؓ کی زندگی عملی زندگی تھی۔ لہٰذا وہ ایسی جزئیات کی طرف کم ہی توجہ دیتے تھے، جن کا کسی عقیدہ یا کسی حکم کے تسلیم کرنے سے تعلق نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کتبِ احادیث میں، بلکہ کسی حدیث میں بھی اسراء یا واقعۂ معراج کے زمانہ کی تعیین کا ذکر تک نہیں ملتا۔ گویا جو بات طلوعِ اسلام نے نہایت اہم سمجھ کر پیش کی ہے، وہ صحابہ کرامؓ کی نظروں میں انتہائی غیر اہم تھی۔

اور یہی بات ہم طلوعِ اسلام سے پوچھتے ہیں، کہ فرض کیجئے، ایک شخص یہ کہتا ہے کہ واقعۂ معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا تھا۔ دوسرا کہتا ہے، نہیں وہ صرف ۳ ماہ پہلے ہوتا تھا۔ اور تیسرا کہتا ہے، نہیں نہیں وہ تو تین سال پہلے ہوا تھا۔ بتلائیے کہ اس اختلاف سے اصل واقعہ کی نوعیت، کسی شرعی عقیدہ یا کسی شرعی حکم کی تعمیل میں کوئی فرق پڑ سکتا ہے؟ یہ تو ایسی ہی بحث ہے، جیسے اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ اور قرآنِ کریم نے مختلف لوگوں کی اس بحث کو ذکر کرتے ہوئے یہ فیصلہ نہیں دیا کہ ان کی صحیح تعداد کیا تھی؟ تاہم اس سے اصحابِ کہف کے واقعہ پر کوئی زد نہیں پڑتی!

طلوعِ اسلام کے ہر دو مضامین کا جواب دینے کے بعد اب ہم مستفسر صاحب کی خواہش کے مطابق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراجِ جسمانی کے دلائل پیش کریں گے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ